ضبط وترتیب : مولانا عبدالغنی حقانی
رُکن القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد نوشہرہ

زین المحافل شرح الشمائل للترمذی کی تقریب رونمائی

- ☆ شریعت ہال دارالحدیث میں عظیم تاریخی اجتماع
- ☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہم کی مسند حدیث پر جلوہ افروزی اور محدثین، علماء، مشائخ اور زعماءِ اُمت کی نشستوں کا دیدنی منظر
- ☆ شیوخِ حدیث اور قائدین کے خطابات وتأثرات
- ☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق کو مدینہ منورہ کا جبہ پہنایا گیا
- ☆ شرکاءِ دورۂ حدیث و متخصصین کے لئے اجازۃِ حدیث
- ☆ فتنۂ انکارِ حدیث کا نیا روپ، علماء کا بھرپور تعاقب
- ☆ جامعہ حقانیہ کی مرکزیت، حفاظت اور کفالت
- ☆ اتحادِ اُمت کی دعوت، اندیشے، خطرات اور لائحۂ عمل
- ☆ مولانا عبدالقیوم حقانی کی نظامت کے دوران ''زین المحافل'' سے متعلق خطابات کے بعض اقتباسات
- ☆ عمدہ نظامتِ اجتماع پر مولانا عبدالقیوم حقانی کے لئے استقبالیہ کا اہتمام

زین المحافل شرح الشمائل للترمذی

کی تقریب رونمائی میں شرکت کرنے والے زعماءِ ملت
محدثین، علماء، مشائخ، مفسرین، اکابر اور رہنمایانِ اُمت
کی نشستوں کا دیدنی منظر

جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے عظیم وسیع دارالحدیث ’’شریعت ہال‘‘ میں مسند حدیث پر شیخ الحدیث، استاذ العلماء حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم تشریف فرما تھے۔ ان کے دائیں بائیں نشستوں پر اکابر فضلاءِ دیوبند، بزرگ عالمِ دین حضرت مولانا عبدالحنان صاحب فاضل دیوبند، شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب فاضل دیوبند، شیخ الحدیث حضرت مولانا مطلع الانوار صاحب فاضل دیوبند، استاذ العلماء حضرت مولانا غریب اللہ صاحب فاضل دیوبند و مظاہر العلوم سہارنپور، محدث جلیل شیخ الحدیث حضرت مولانا حمداللہ جان صاحب فاضل مظاہر العلوم، حضرت مولانا غلام حیدر صاحب فاضل دیوبند (رکنِ شوریٰ دارالعلوم حقانیہ) شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب جامعہ دارالعلوم حقانیہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق صاحب نائب مہتمم دارالعلوم حقانیہ، جانشینِ امام الہدیٰ حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری صاحب جلوہ افروز تھے۔

سٹیج کی دوسری اور تیسری لائن کی نشستوں پر شیخ الحدیث حضرت مولانا حمید اللہ جان صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، شیخ الحدیث حضرت مولانا مغفور اللہ صاحب، شیخ التفسیر حضرت مولانا عبدالحلیم دیروی صاحب، بزرگ عالمِ دین حضرت مولانا لطیف الرحمان صاحب بانی و مہتمم دارالعلوم ضیاء العلوم بیگم پورہ لاہور، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد احمد صاحب بانی و مہتمم دارالعلوم شیر گڑھ، مولانا محمد قاسم حقانی ایم این اے، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالسلام جامعہ اشاعت القرآن حضرو، پیر طریقت حضرت مولانا عزیز الرحمن ہزاروی مہتمم دارالعلوم زکریا راولپنڈی، معروف سکالر و مصنف حضرت مولانا محمد عبدالمعبود صاحب راولپنڈی، حضرت مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی خانقاہ مدنیہ اٹک، حضرت مولانا قاضی محمد ابراہیم ثاقب الحسینی، حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدیر ماہنامہ القاسم، بانی و مہتمم جامعہ ابو ہریرہ (سٹیج سیکرٹری)، بزرگ عالمِ دین استاذ العلماء حضرت مولانا نور الہادی صاحب شاہ منصور ضلع صوابی، وفاق المدارس پاکستان

کے قدیم ومخلص رکن اور سابق ناظمِ تعلیمات حضرت مولانا مفتی محمد انور شاہ مہتمم جامعۃ الصالحات کمپلیکس لکی مروت' استاذ العلماء حضرت مولانا ظہور الحق صاحب دامانی (چھچھ)' حضرت مولانا محمد زاہد قاسمی جانشین مولانا محمد ضیاء القاسمی فیصل آباد' معروف سکالر و مصنف شیخ الحدیث حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب دارالعلوم اوگی مانسہرہ' حضرت مولانا عبدالرشید انصاری مدیر ماہنامہ نورعلیٰ نور فیصل آباد' حضرت مولانا صاحبزادہ عتیق الرحمٰن صاحب ایبٹ آباد' بزرگ عالم دین حضرت مولانا عبدالخالق صاحب اسلام آباد' حضرت مولانا قاری حسین احمد مردان' شیخ الحدیث مولانا اصلاح الدین حقانی دارالعلوم لکی مروت (مرتب شرح شمائل ترمذی)' مولانا حامد الحق حقانی سابق ایم این اے' مولانا راشد الحق سمیع حقانی مدیر ماہنامہ الحق' مولانا سید محمد یوسف شاہ صاحب (معاون سٹیج سیکرٹری)' حضرت مولانا سید عبدالبصیر شاہ حقانی بانی ومہتمم مدرسہ دارالفرقان حیات آباد' حضرت مولانا غلام رسول حقانی مہتمم مدرسہ باڑہ گیٹ پشاور' حضرت مولانا قاری فضل ربی صاحب راولپنڈی' حضرت مولانا شاہد کمال صاحب پشاور' حضرت مولانا غنی الرحمٰن صاحب پشاور' حضرت مولانا احمد سعید صاحب لدھیانوی' شیخ الحدیث مولانا چاند بادشاہ القادری مہتمم ومفتی جامعہ قادریہ مظہر العلوم توردھیر صوابی تشریف فرما تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل وخصائل کی شرح زین المحافل کی تقریب رونمائی کے اس مبارک اجتماع میں روحانی اور نورانی منظر تھا' ایسا لگتا تھا کہ اہلِ جنت نے دنیا میں آکر جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے دارالحدیث کو جنت کی رونقوں اور آخرت کے بہاروں اور قرآن وحدیث کے انوار سے منور کر دیا ہے۔

مشائخ وزعماءِ اُمت کے خطبات اور تأثرات

"زین المحافل شرح الشمائل للترمذی کی تقریب رونمائی" کے سلسلہ میں اجتماع کے انعقاد کا فیصلہ ہوا' تو جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے طلبہ' اساتذہ' منتظمین اور خود گیارہ سو (۱۱۰۰) شرکائے دورۂ حدیث سراپا اشتیاق وانتظار بن گئے۔ "تقریب رونمائی" کے اجتماع کی تاریخ مقرر ہوئی' تو صرف چار روز باقی تھے نہ اشتہار چھپا اور نہ اخبار میں خبر لگی اور نہ کسی باقاعدہ منصوبہ بندی سے بڑے جلسے یا کانفرنس کے طرز پر پروپیگنڈے یا تشہیر کا اہتمام کیا گیا۔

جن اکابر' مشائخ' بزرگوں' شیوخ اور مخلصین کے نام یاد آتے گئے' جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے نائب مہتمم حضرت مولانا انوار الحق صاحب کی جانب سے انہیں دعوت نامہ بھیجا جاتا رہا۔ ڈاک کا سسٹم اور پھر ہرکاروں کے کام تو سب کو معلوم ہیں مگر اسے شمائل کی برکتیں اور اہلِ علم کی کرامتیں ہی کہا جا سکتا ہے کہ چار روز کی اس مختصر ترین مدت میں دعوت نامہ جہاں جہاں پہنچ سکا اور پھر ان سے جن جن احباب ومخلصین کو واسطہ در واسطہ خبر ملتی گئی وہ اجتماع میں شرکت و حاضری کا مصمم ارادہ کرتے اور رختِ سفر تیار کرنے میں مصروف ہو گئے۔ ہوا کی دوش پر یہ خبر پھیل گئی۔ اجتماع کی صبح ۹ بجے سے اجتماع گاہ دارالحدیث کے شریعت ہال میں لوگ لائن بنا کر داخل ہونا شروع ہوئے۔ سکیورٹی کا انتظام بھی ماشاءاللہ

مضبوط اور مستحکم تھا جس کی وجہ سے گیارہ بجے تک یہ سلسلہ جاری رہا۔

جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہٗ دس بجے جامعہ کے سیکرٹریٹ کے دارالاضیاف میں تشریف لائے، اضیاف' مشائخ' علماء اور زعماء کو خوش آمدید کہا گھنٹہ بھر ان کے ساتھ رہے۔ زین المحافل' آج کی تقریب' ملکی حالات' مدارس دجامعات کے تحفظ' دینی قوتوں کے اتحاد اور دیگر اہم موضوعات پر تبادلۂ خیال فرمایا گیارہ بجے کے قریب مولانا راشد الحق سمیع' مولانا محمد یوسف شاہ اور جناب شفیق الدین فاروقی نے دارالاضیاف میں آکر حضرت کو آگاہ فرمایا کہ دارالحدیث کو گیلریوں سمیت اپنی وسعتوں کے باوصف تنگ دامنی کی شکایت ہے۔ شریعت ہال گیلریوں سمیت کھچا کھچ بھر چکا ہے اور اندر تل دھرنے کی جگہ نہیں ہے۔ باہر رہ جانے والوں کے لئے لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا جارہا ہے۔ آپ حضرات جلسہ گاہ میں تشریف لائیں تاکہ آغاز کار ہوسکے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہٗ علماء و مشائخ' اساتذہ اور زعماء کی جھرمٹ میں دارالحدیث میں تشریف لائے۔ مشتاقانِ دید اور منتظر حاضرین مطمئن ہوئے' سب کے دل میں سکون' آنکھوں میں نور اور قلوب میں سرور آیا' جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے اساتذہ اور منتظمین کی درخواست پر جب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم مسندِ حدیث پر جلوہ افروز ہوئے تو سب اکابر' مشائخ اساتذۂ جامعہ حقانیہ کے قدیم فضلاء اور بزرگوں نے کہا کہ آج تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ پھر سے زندہ ہوکر دارالحدیث میں رونق افروز ہیں، جب منتظرین نے دارالعلوم دیوبند کے سات فضلاء اور شیوخ وزعماء اور معزز و مؤقر علماء کو سٹیج پر بنائی گئی تین لائنوں میں اپنی اپنی نشستوں پر بٹھایا حاضرین وناظرین' علمی جمال و کمال کے اس منظر کو یوں محسوس کررہے تھے' گویا وہ جنت کے حسین باغ میں بیٹھے ہیں اور اہلِ جنت کے حسن و جمال اور علمی وروحانی کمال کا مشاہدہ کررہے ہیں۔ مولانا عبدالقیوم حقانی نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سنبھالے' جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے مدرس مولانا قاری حمایت الحق صاحب کو تلاوتِ قرآنِ پاک کے لئے مدعو فرمایا۔ قاری صاحب موصوف کی سحر انگیز تلاوت نے ایسا ایمان پرور سماں باندھا کہ دلوں کو نورِ ایمان سے بھر دیا۔

سرحد کے مشہور شاعر احسان اللہ فاروقی نے پشتو میں جامعہ دارالعلوم حقانیہ پر نظم پڑھی جس میں جامعہ کی مرکزیت و مرجعیت' محبوبیت اور آفاقیت کو آشکارا کیا گیا تھا۔ ان کا کلام بھی اور انداز بھی وجد آفریں تھا۔ حاضرین و سامعین بھی ان کی آواز میں آواز ملا کر اُن کا ساتھ دیتے رہے۔ اس کے بعد جامعہ حقانیہ کے سینئر استاذ' معروف ادیب ومصنف مولانا حافظ محمد ابراہیم فانی نے فارسی میں نظم پڑھی جس میں کتاب اور صاحب کتاب کو خراج عقیدت پیش کیا۔

اجلاس کی کارروائی کا آغاز کرتے ہوئے مولانا عبدالقیوم حقانی نے فرمایا :

''موجودہ حالات' عالم اسلام کے حالات' پاکستان میں عدم استحکام' مدارس کے مسائل' انسانی تحفظ کے مسائل' علماء' اور دینی قوتوں کا تحفظ' مدارس کا تحفظ' اس سلسلہ میں الحمد للہ' جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں ختم بخاری کا اہتمام روزانہ کا معمول بن چکا ہے۔ استاذی و استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم کے ارشادِ ہدایت کے مطابق آج بھی اولاً ختم بخاری ہوگا۔ ''زین المحافل شرح الشمائل للترمذی'' کی تقریب رونمائی کا آغاز ہم ختم بخاری سے کر رہے ہیں۔

پاکستان' عالم اسلام اور دنیا بھر کے مدارس کے تحفظ کے لئے دعا کی جائے گی۔ یہ ختم بخاری سلف صالحین سے ایک متواتر منقول عمل ہے، مشکلات کے حل اور پریشانیوں کے دفعیہ کے لئے' آج ہم سب کی خوش نصیبی ہے کہ ملک بھر کے مقتدر علماء' محدثین' مشائخ' اساتذۂ حدیث' مدرسین' اولیاء اللہ اور صاحب نسبت بزرگ اور اکابر موجود ہیں۔ خود شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم مسندِ حدیث پر جلوہ افروز ہیں۔ الحمد للہ اس سال یہاں مادرِ علمی جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں گیارہ سو (۱۱۰۰) سے زیادہ طالب علم دورۂ حدیث میں کسب فیض کر رہے ہیں جبکہ دورۂ حدیث میں ڈھائی سو طلبہ ایسے بھی ہیں جنہیں باضابطہ داخلہ نہ مل سکا۔ قیام و طعام کے وہ خود ذمہ دار ہیں' قرب و جوار کی مساجد اور دیہاتوں میں قیام کر کے وہ باقاعدہ طور پر سماع حدیث کرتے ہیں اور پھر رات کو واپس اپنی اپنی قیامگاہوں پر چلے جاتے ہیں۔ جامعہ کے شرکائے حدیث اپنے اپنے رول نمبر کے مطابق بخاری شریف کا اپنا اپنا متعلقہ اور مفوضہ صفحہ کھول کر تلاوت شروع کر دیں۔ مولانا حقانی کے اِن کلمات کے بعد ختمِ بخاری شریف شروع ہوا۔ اور آج بھی روزانہ کے معمول کے مطابق دس منٹ میں بخاری شریف کا ختم مکمل ہوگیا۔ ختم بخاری کی تکمیل کے بعد حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہٗ کے کہنے پر شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب مدظلہم نے دعا کرائی۔

اجتماع کی غرض و غایت اور پس منظر

اجتماع کی غرض و غایت' پسِ منظر اور زین المحافل کی تقریب رونمائی کے سلسلہ میں مولانا عبدالقیوم حقانی نے کہا جیسا کہ سب کو معلوم ہے کہ آج کا یہ مبارک' عظیم تاریخی اجتماع' شمائل ترمذی کی شرح'' زین المحافل'' کی تقریب رونمائی کے سلسلہ میں منعقد ہوا ہے۔ ہمارے شیخ' ہمارے استاذ' مربی' محسن' شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم مسلسل تیس پینتیس سال سے شمائل پڑھا رہے ہیں۔ محدث کبیر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحبؒ نے کوئی نصف صدی قبل اپنے مخلصین رفقاء کے ساتھ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی بنیاد رکھی تھی' الحمد للہ وہ درخت آج ثمر آور ہے' پاکستان میں اور دنیا بھر میں جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے علوم و معارف کا سورج' پوری دنیا میں علومِ نبوت اور علوم قرآن کی روشنی پھیلا رہا ہے۔

''زین المحافل'' اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے' آج سے کوئی پچیس (۲۵) سال قبل مجھے یاد ہے' میرا یہاں جامعہ حقانیہ میں خدمتِ درس وتدریس کے سلسلہ میں آغازِ کار تھا۔ زین المحافل کے مرتب مولانا اصلاح الدین حقانی کا دورۂ حدیث کا سال تھا۔ حضرت الشیخ مولانا سمیع الحق صاحب کے درسی افادات شمائل کو کیسٹوں میں محفوظ کرنے کا اہتمام کیا جاتا رہا، وہ کیسٹیں محفوظ رہیں' پھر اللہ نے فضل وکرم کیا' مولانا اصلاح الدین حقانی ہمت کر کے متوجہ ہوئے' مولانا اصلاح الدین حقانی سامنے بیٹھے ہیں، جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے فاضل' اور دارالعلوم اسلامیہ لکی مروت میں شیخ الحدیث ہیں۔ وفاق المدارس میں پاکستان کی سطح پر پوزیشن حاصل کی' وہ مولانا سمیع الحق کے قریب تھے، انہیں مولانا عبدالحق سے خدمت کا تعلق تھا، رب نے اسی سال اس انعام سے نوازا کہ پورے پاکستان میں وفاق المدارس میں پوزیشن عطا فرمائی اور شیخ الحدیث کے منصب سے نوازا اور آج رب نے انہیں ''زین المحافل'' کی تہذیب وترتیب کے لئے منتخب فرمایا۔

مولانا مختار اللہ حقانی یہاں کے استاذ ہیں' مدرس ہیں' شعبہ تخصص کے نگران ہیں' تحشیہ وتخریج اور طباعت کی ذمہ داریوں کو احسن طریقہ سے نبھایا۔ ان حضرات کی محنتوں سے آج یہ خوبصورت کتاب دو جلدوں میں ۱۱۰۰ صفحات پر مشتمل منظر عام پر آ گئی ہے۔

آج شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ؒ کی روح قبر میں مسرور ہے' زین المحافل ہو یا جامعہ دارالعلوم حقانیہ' یہ سب ان ہی کا صدقہ جاریہ ہے۔

آپ جانتے ہیں اور پورا عالم جانتا ہے کہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ صرف تدریس کا مرکز نہیں' تعلیم کا مرکز نہیں' تربیت کا مرکز نہیں بلکہ پوری دنیا میں اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کا علمبردار ہے۔

اگر تدریس کا معیار ہو' تعلیم وتربیت' تزکیہ واصلاحِ باطن کا معیار ہو' طلبہ کے رجحان' محبت' رجوع اور والہیت کا معیار ہو' ملک میں نظام اسلام کی جدوجہد کا کام ہو، پارلیمنٹ میں نفاذِ شریعت کی جنگ کا مرحلہ ہو' ملکی سیاست اور دینی افرادی قوت مہیا کرنے کا مرحلہ ہو' دارالعلوم حقانیہ سب سے پہلے نمبر پر ہے۔ سیاسی میدان میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب سمیت دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء کثرت سے ممبر بنے' سینیٹر بنے' وزیر بنے' کام کرتے رہے۔

جب تک یہ کائنات قائم ہے انشاء اللہ دارالعلوم حقانیہ بھی قائم رہے گا' اور یہ تو پٹھانوں کا علاقہ ہے، ہم سب پٹھان ہیں، پھر اردو اور پٹھان' دونوں میں تضاد ہے' مگر بایں ہمہ پٹھانوں کے مرکز میں حقائق السنن بھی آتی ہے، زین المحافل بھی آتا ہے، فتاویٰ حقانیہ الحمدللہ چوتھی مرتبہ چھپنے جا رہا ہے۔ الحمدللہ جامعہ حقانیہ کے علوم ومعارف پوری دنیا میں پھیل رہے ہیں ......

کچھ طوطیوں کو یاد ہیں کچھ بلبلوں کو حفظ
عالم میں ٹکڑے ٹکڑے میری داستان کے ہیں

شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ
نائب مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ

اجلاس کے آغاز میں حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہم نے شرکاءِ اجلاس سے افتتاحی استقبالیہ خطاب کرتے ہوئے فرمایا :

معزز مشائخ عظام‘ شیوخ الحدیث‘ علماءِ کرام اور عزیز طلباء ! یہ علماءِ کرام کا خالص علمی اجتماع ہے، علمی محفل ہے، حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب نے آپ کو چند علماءِ کرام کے نام گنوائے، آپ نے سنے‘ میں جب دائیں بائیں دیکھتا ہوں تو اس میں کئی جبال العلم‘ جو اپنی اپنی جگہ علم کے پہاڑ ہیں‘ تشریف فرما ہیں ان میں اکثریت حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہٗ کے تلامذہ کی ہے جو اس مرکزِ علمی کے روحانی ابناء ہیں جن کیلئے حضرت شیخ الحدیثؒ دُعائیں فرمایا کرتے تھے، یا اللہ سابق فضلاء، موجودہ فضلاء اور آنے والے فضلاء کو دین اور دین کی سعادتوں سے مالا مال فرما۔ جب میں اپنے آگے پیچھے‘ دائیں اور بائیں دیکھتا ہوں تو یہ کرامت بعد از مرگ تصور کرتا ہوں کہ ملک بھر سے بڑے بڑے شیوخ‘ محدثین‘ اداروں کے مہتممین اور بڑے بڑے علماء موجود ہیں۔ حضرت کے حینِ حیات ان ہی کی دعاؤں کی برکت سے میرے اردگرد اکثریت ایسے طبقے کی بھی ہے کہ وہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ برصغیر پاک و ہند کے ایک بڑے ادارے کی روحانی اولاد ہیں۔ اللہ ربّ العزت ان سے سیاسی میدان میں‘ سماجی میدان میں اور بہبود کے میدان کے علاوہ دین کے میدان میں بڑے کام لے رہے ہیں، اُن میں ایک کثیر تعداد ایسے لوگوں کی میں دیکھ رہا ہوں جو شیوخ الحدیث ہیں، بڑے بڑے علماء ہیں۔ آج ملک بھر میں‘ بالخصوص سرحد و بلوچستان میں علم و عرفان کے چشمے پھوٹتے ہیں، وہ سب ہی دارالعلوم حقانیہ اور حضرت الشیخ مولانا عبدالحقؒ کے روحانی اولاد کی محنتیں ہیں‘ یہ ایک معمولی خط پر اور آپ کا میرے حقیر دعوت نامہ پر اتنی کثیر تعداد میں آنا یہ آپ کے اپنے اخلاقِ عالیہ کا ثبوت ہے۔ میں دل کی گہرائیوں سے سب کا ممنون ہوں۔ ادارے کے فضلاء میں سے بڑے بڑے علماء مانسہرہ‘ اسلام آباد‘ لاہور سے‘ فیصل آباد‘ پشاور‘ بنوں‘ ڈی آئی خان اور ژوب سے تشریف لائے ہیں۔ اور دیگر اضلاع سے تشریف لانے والے سب ہمارے محسن ہیں۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ
مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ

زین المحافل کا پسِ منظر' بارگاہِ رسالت میں خراجِ عقیدت' شمائل وخصائلِ نبوی ﷺ کی دعوت' دارالعلوم حقانیہ کی مرکزیت' حفاظت اور کفالت' اتحادِ اُمت کی دعوت' اندیشے' خطرات اور لائحہ عمل

حضرات علماءِ کرام' مشائخ عظام' زعماءِ قوم وملت اور عزیز طلبہ ! یہ انتہائی بابرکت مجلس ہے، اہلِ علم کی' علماء کی' مشائخ کی اور طلباء کی مجلس ہے' آج کے اس عظیم اجتماع کے انعقاد کے لئے کوئی باقاعدہ منصوبہ یا سوچ اور فکرو اہتمام نہیں تھا، اچانک بیٹھے بیٹھے خبر آئی کہ کتاب چھپ کر آرہی ہے۔ تو ساتھیوں نے کہا کہ اس کی کچھ تعارفی تقریب ہونی چاہئے، ویسے تو اس کتاب کو بیس پچیس سال پہلے چھپ جانا چاہئے تھا' احباب' مخلصین مجھے گذشتہ پچیس سال سے کہتے رہے کہ شمائل ترمذی کے درسی تقاریر کو ترتیب دے کر شرح مرتب ہونی چاہئے مگر میں ایک جاہل آدمی ہوں' اور میں اس قابل نہیں ہوں کہ میری درسی افادات بھی چھپیں' اور کیوں میری جہالت طشت ازبام کر رہے ہو، "کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا"۔ میں ایک ادنیٰ سا اور حقیر طالب علم ہوں۔ یہ تو اکابرین اور ہمارے مشائخ کی شان تھی، اُن کی ہر بات علم وتحقیق کے سانچوں میں ڈھلی ہوئی تھی، اور لائق اشاعت تھی' لیکن اللہ تعالیٰ ان دوستوں' خصوصاً حضرت مولانا اصلاح الدین حقانی' حضرت مولانا مفتی مختار اللہ حقانی کو جزائے خیر عطا فرماویں۔ میں ان کی بات ٹالتا رہا اور کہتا رہا کہ میری اصلاح اور میری نظرِ ثانی کے بغیر شائع نہیں ہونی چاہئے' میں خود اس کی اصلاح کروں گا اور خود دیکھوں گا اور اس طرح ٹال مٹول کر کے مسودہ اپنے پاس رکھ لیا۔ الحمد للہ گذشتہ نصف صدی سے پڑھنا اور پڑھانا کام ہے، دارالعلوم حقانیہ میں میرے پڑھانے کے پچاس سال ہوگئے۔ ۱۹۵۸ء سے میری تدریس کا آغاز ہوا تھا اور آج ۲۰۰۸ء چل رہا ہے۔ تو گویا پچاس سال ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادت موت تک جاری وساری رکھے۔ سب سے بڑی رحمت اور نعمت ایک عالم کے لئے درس اور تدریس ہے۔ حضرت والدی المکرّم کی نظر جب کمزور ہوتی گئی تو بہت روتے تھے اور آخر

تک یہ دعا کرتے رہے کہ اے اللہ ! موت تک حدیث کا درس نہ چھوٹے۔ آنکھوں کے لئے اس لئے روتے تھے کہ میں پھر حدیث نہیں پڑھا سکوں گا، تو اس سے بڑی نعمت اور کیا ہوسکتی ہے؟ مجھے بہر حال شرم آتی تھی کہ میرے درسی افادات کو طباعت کی شکل دی جائے۔

بارگاہِ رسالت میں خراجِ عقیدت :

بہر حال یہ ایک بہانہ ہے "جئنا ببضاعة مزجاة فاوف لنا الكيل و تصدق علينا" جیسے حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی (فاضلِ حقانیہ) نے اشارہ کیا۔ میرے بھی ذہن میں یہی تھا کہ ہم تو وہ لوگ نہیں ہیں کہ صرف جلوس بنائیں اور جلسے کریں۔ اُن بدعات سے اللہ محفوظ رکھے' لیکن ہمارا مسلک حقیقی اہلِ سنت کا مسلک ہے، اور وہ سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے، حضور ﷺ ہی کی متابعت میں ساری زندگی گزارنا علماءِ دیوبند کا شیوہ ہے۔ تو مجھے دلی خوشی ہوئی کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تکرار میں ربیع الاوّل کی مناسبت سے دارالعلوم کی طرف سے خراجِ عقیدت کا ایک علمی تحفہ پیش کیا جائے۔ الحمد للہ یہ اُس نسبت اور تصور کی کرامت اور معجزہ ہے کہ آج یہ اتنا بڑا عظیم اجتماع ہوا اور اتنا کامیاب ہوا۔ ہم نے نہ تو مدعوین کی فہرست بنائی تھی نہ کوئی منصوبہ تھا، اور جلدی جلدی میں جو نام جس کو یاد آئے لکھے اور دعوت نامہ بھیج دیا، ورنہ ہزاروں فضلاء ہیں دارالعلوم حقانیہ کے' انشاء اللہ پچاس ہزار سے بڑھ گئے ہوں گے۔ اس میں سو یا دو سو افراد اچانک جس کو یاد آئے، ان کو دعوت نامہ بھیج دیا۔

شمائل وخصائلِ نبوی کی دعوت :

میرے دل میں ایک بات یہ بھی تھی کہ بہت دنوں سے ملک میں شکستگی کا عالم ہے، علماء کے دلوں میں بھی مایوسی آرہی ہے، اُمت زخمی زخمی ہے' حوصلے' عزائم اور جذبات مجروح ہیں، دینی مدارس نشانہ بن رہے ہیں، ہمارا اس وقت کوئی دوسرا نعرہ نہیں رہا، سارے نعرے جھوٹے ثابت ہوئے، سیاست کے نعرے غلط ثابت ہوئے، علماء اور اُمت کی اجتماعیت کے لئے جو بھی کوششیں کی گئیں' وہ ساری سبوتاژ کر دی گئیں اور ہماری ساری محنتوں کو ہائی جیک کر لیا گیا۔ آج اُمت انتشار میں ہے، اور پاکستان میں کوئی دینی قیادت کے حوالے سے دو افراد بھی اکٹھے نہیں ہیں' خطرناک سیلاب سر پر ہے، قیامت سر پر آچکی ہے، اس کا پروگرام اسلامی اقدار ختم کرنا اور مٹانا ہے۔ اس کا نشانہ فوج نہیں ہے' حکمران نہیں ہے' اس کا نشانہ کالج اور یونیورسٹیاں نہیں ہیں' اُس کا نشانہ سائنسدان اور ڈاکٹر نہیں ہیں، اس طوفان کا ہدف اور ٹارگٹ (Target) آپ ہیں' علماء ہیں' دینی مدارس ہیں اور دینی قوتیں ہیں۔ ہم ایسے بکھر گئے' شیرازہ بکھر گیا کہ جو جہاں جہاں تھے تہس نہس ہو گئے۔ اب کس عنوان پر قوم کو جمع کیا جائے، لوگ کہتے ہیں کہ ہم بہت بے چین ہیں اور انتہائی اذیت میں ہیں' آپ کچھ کریں اور اُمت کو جمع کریں، میں نے کہا کس نام پر

جمع کریں، ہم نے تو ہر نعرہ آزمایا، ہر نعرہ سراب ثابت ہوا، عوام لوٹ لئے گئے، عوام مایوس ہو گئے، پھر میں نے کہا کہ حضورِ اقدس ﷺ کی سیرتِ طیبہ اور ان کے شمائل و خصائل کے حوالے سے علماء جمع ہوں، مقصد یہی تھا کہ حضورِ اقدس ﷺ کی ذات پر ساری اُمت کو دعوتِ اتحاد دی جائے اور ان ہی کی ذات کو وحدت و مرکزیت اور مرجعیت کا مقام حاصل ہے، اسی ایک ذاتِ اقدس کو لیا جائے اور ان ہی کی اتباع کی دعوت دی جائے۔

نور کی کرن :

بحمد اللہ آج کا یہ اجتماع گویا ایک نور کی کرن ثابت ہوا، اس سے ایک حوصلہ اور ولولہ پیدا ہوگا، ہمیں پھر اپنی صفوں اور منتشر شیرازہ کے تنکے تنکے کو جمع کرنا چاہئے کیونکہ اگر اب طوفان آیا، تو سب کچھ اُڑا دے گا۔ میں یہاں اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو پروپیگنڈہ مدارس کے بارہ میں کیا جا رہا ہے اور جو طوفان اُٹھایا جا رہا ہے اور عالمِ کفر جو یلغار کر رہا ہے، میں سراسر اس کی تردید کرتا ہوں۔ یہ سب رحمت اللعالمین ﷺ کے پیروکار ہیں، نبی رحمت ﷺ سلامتی کا پیغام لیکر آئے، جس کا دہشتگردی (Terrorism)، خودکش حملوں اور بے گناہ افراد کو مارنے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

دارالعلوم حقانیہ مرکزیت، حفاظت اور کفالت :

دارالعلوم حقانیہ عالمِ کفر کے لئے سب سے بڑا کانٹا اور ناسور بنا ہوا ہے۔ الحمد للہ ان کو ایسا کیس نہیں مل سکا کہ اس ادارہ سے کوئی ایسی دہشت گردی پھیلی ہو جسے وہ پیش کر سکیں۔ پچھلے کئی ہفتوں سے ٹیلی ویژن کے چینلوں پر بتایا جا رہا ہے کہ نامعلوم اور گمنام افراد پکڑے گئے ہیں، اُن سے اُگلوایا جا رہا ہے کہ دارالعلوم کا نام لو، کوئی کہتا ہے کہ ہم نے دارالعلوم میں رات گزاری، اور کوئی کہتا ہے کہ دارالعلوم میں ہم نے منصوبہ بنایا، میں اس کی تردید کرتا ہوں۔ حاشا و کلا العیاذ باللہ ہم دارالعلوم میں کسی کو بھی تخریب کاری کا تصور تک نہیں دے سکتے۔ یہ ایک سوچی سمجھی سازش، اسکیم اور منصوبہ ہے کہ اسلام کے اس قلعہ اور اس کے کردار کو بدنام کیا جائے اور اس کے ساتھ کوئی ایسی حرکت کی جائے۔

میں سمجھتا ہوں کہ دارالعلوم حقانیہ عالمِ اسلام کا دل ہے، اور اس کو چھیڑنے سے اور اس کے خلاف سازش کرنے سے پوری اُمتِ مسلمہ کو تکلیف ہوگی، اور پوری اُمتِ مسلمہ اس ادارے کی حفاظت بھی کرے گی، کفالت بھی کرے گی انشاء اللہ۔ اور یہ میں وضاحت کے ساتھ کہتا ہوں کہ اب تک جو باتیں بھی عدالتوں میں ہوئی ہیں اور کسی نے کی ہیں، ہمیں علم نہیں ہے کہ یہ کون لوگ ہیں، اب تک جو بھی نام لئے گئے ہیں، ہم نے ساری تفتیش کی ہے۔ ان کا نام ہماری کتابوں میں نہیں ہے، ہمارے رجسٹروں میں اور ہمارے حاضری کے رجسٹروں میں ایسے لوگوں کا نام نہیں ملا، تاہم عالمِ کفر کی یلغار، مدارس بالخصوص دارالعلوم حقانیہ کے خلاف منصوبہ بندی، یہ پریشانی سر پر ہے۔ ہمارا وسیلہ تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، ہم نے اسی دن سے ختم بخاری شروع کرایا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع، تضرع و الحاح ہی نجات

کا راستہ ہے۔

آج بھی علماء کو جمع کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ان اکابر اور اولیاء اللہ کی سرپرستی میں آج پھر ہم اللہ کی بارگاہ میں روئیں کہ اے اللہ ! ان آفتوں کو ٹال دے، اور دشمنوں کے سازشوں کو خائب اور خاسر کردے اور اے اللہ ! جو یہ دین اور اہل دین عالمِ غربت میں آگئے ہیں، اور چاروں طرف سے ان کا محاصرہ کیا جارہا ہے۔ اور اے اللہ ! اہلِ کفر کی ساری سکیمیں ناکام بنادے اور ہم پھر سے ایک ہوں گے، صفِ واحد ہوں گے، بنیان مرصوص ہوں گے، باطل کے مقابلے میں جسدِ واحد ہوں گے' ان شاء اللہ۔

اسلام میں دہشت گردی کا تصوّر نہیں ہے :

ہم آج بھی عالم کفر کو بتلاتے ہیں کہ یہ دین سراپا رحمت ہے۔ یہاں پر دہشت گردی کا تصور نہیں ہے۔ حضور ﷺ جس وقت دنیا میں تشریف لائے' تو اُس وقت دنیا دہشت گردی سے بھری ہوئی تھی، آج بڑے صلیبی دہشت گرد امریکہ اور روس ہیں۔ اس وقت قیصر تھا، کسریٰ تھا اور مقوقس تھا، یہ دہشت گرد تھے، یہ انسانوں کو غلام بنانے والے تھے، اور خود معبود بنے بیٹھے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے نبی رحمت ﷺ کو بھیجا اور دہشت گردی ختم کردی۔ ''اسلم تسلم'' یعنی اسلام سے سلامتی ملے گی۔ آپ اسلام قبول کریں تو پھر سلامتی ہوگی۔

موجودہ حالات کے پیشِ نظر الحمدللہ تمام اکابر نے باتیں کرلیں، بیانات کئے' ہدایات دیں' دعائیں کیں اور ہمارے سروں پر دستِ شفقت رکھا۔ یہ وہ اکابر ہیں کہ ''اِذَا رُؤا ذُکِرَ اللّٰہ'' کے مصداق ہیں کہ ان کے دیکھنے سے اللہ یاد آتا ہے، اور یہ چراغِ سحری ہیں' اللہ ان کی عمروں میں برکتیں دے۔ تو میں یہ چاہتا تھا کہ طلباء ان اکابرین کے روشن چہروں کو دیکھ لیں، الحمدللہ وہ مقصد پورا ہوگیا۔ آج فیصلہ کرنا ہے کہ زندگی کے ہر موڑ پر' انفرادی اور اجتماعی کاموں میں' حضور ﷺ کے شمائل وخصائل کو اپنانا ہے اور تعلیماتِ نبوی کا علم لے کر پوری دنیا میں علم کا نور پھیلانا ہے۔

شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہٗ کو مدینہ منورہ کا جبہ پہنایا گیا

مولانا عبدالقیوم حقانی نے شیخ الحدیث مولانا مفتی حمید اللہ جان صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور کو دعوتِ خطاب دیتے ہوئے کہا :

شیخ الحدیث مولانا مفتی حمید اللہ جان صاحب' بزرگ عالمِ دین' لائق وفائق مدرس' صاحبِ نسبت بزرگ' مقتدر ومتدین محدث' اور جامعہ اشرفیہ لاہور کے شیخ الحدیث ہیں۔ مدینہ منورہ سے ایک مبارک جبہ لائے ہیں، جو حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کو شرح شمائل ''زین المحافل'' کی تکمیل واشاعت پر بطورِ تبریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ یہ مبارک جبہ صرف پیش نہ کریں بلکہ اپنے مبارک ہاتھوں سے میرے

شیخ کو پہنا بھی دیں اور حاضرین یہ منظر دیکھ کر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک، دل کو ایمان کا نور اور قلوب کو عشق رسول ﷺ کا سرور مہیا کریں۔ مولانا حقانی کی درخواست پر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ اپنے مسند حدیث کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا حمید اللہ جان صاحب اپنی نشست سے اُٹھ کر سٹیج پر تشریف لائے۔ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کو جبہ پہنایا۔ یہ منظر بھی دیدنی تھا، علوم ومعارف اور انوارات وتجلیات کا منظر علمی کمال اور عملی حسن وجمال کا منظر، اس موقع پر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے ارشاد فرمایا :

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب دارالعلوم دیوبند کے مہتمم تھے۔ حکیم الاسلام تھے' بڑی عظیم شخصیت تھے، آپ سب حضرات انہیں بخوبی جانتے ہیں۔ تو وہ حضرت والد صاحب کو تعطیلات کے موقع پر ہر رمضان میں فرمائش کرتے تھے کہ جب واپس دیوبند آؤ، تو میرے لئے ایک جبہ بھی ساتھ لیتے آؤ، اور بڑے تفصیل سے جبہ کے بارے میں لکھتے' اس کا رنگ' سلائی' سلوٹیں سب اُمور کے بارے میں ہدایات تحریر فرماتے۔ پھر حضرت والد مکرم اسے تلاش کرتے یعنی چترالی جبہ۔ پھر اُن کا والد مکرم کے نام خط آتا تھا کہ آپ کا عنایت فرمودہ جبہ تبرک بھی ہے، تذکر بھی اور تزئین بھی ہے اور تشکر بھی۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا حمید اللہ جان کی عنایات کے بارے میں' میں بھی اپنے اکابر کی نقل کرتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ آپ کی عنایت تبرک بھی ہے اور تذکر بھی' تزئین بھی ہے اور تشکر بھی۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی حمید اللہ جان صاحب مدظلہ

جامعہ اشرفیہ لاہور

میں یہاں صرف اس خواہش سے آیا تھا کہ ''زین المحافل'' کی رونمائی کے ساتھ ساتھ اکابر علماءِ دیوبند کی زیارت بھی ہو جائے گی۔ اہل اللہ کی زیارت اور ان کی صحبت میں' ایک لمحہ بیٹھنا بھی سعادت ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ جہاں اللہ والے بیٹھے ہوتے ہیں، وہاں خدا کی رحمت برستی ہے۔ اور پھر یہ بڑے بڑے علماءِ کرام' مشائخ' محدثین تشریف فرما ہیں۔ حضرتِ اقدس مولانا فضل احمد فرماتے تھے کہ میں مدینہ منورہ میں حضرت مولانا بدرِ عالم میرٹھی کی خدمت میں حاضر ہوا، تو حضرتؒ نے مجھے اپنے آخر وقت میں ایک خوشبو کی شیشی عطا فرمادی رخصت کے وقت' اور فرمایا کہ مولانا خوشبو لگایا کرو' کیونکہ علماء کے محفل میں فرشتے آتے ہیں، اور فرشتوں کو خوشبو سے محبت ہے اور بدبو سے نفرت ہے۔ تو اب ذرا اس محفل کو دیکھیں، گویا نورانی چہرے اور نورانی علماء بیٹھے ہیں۔ پھر حدیث کی بات ہو رہی ہے، حضور

ﷺ کے شمائل کی بات ہے، خصائل کی بات ہے، جس کے لئے اللہ نے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کو چن لیا ہے۔علم کی خوشبو ہے حدیث کی خوشبو ہے علومِ نبوت کی خوشبو ہے۔اُمت پر مایوسی جمود اور قنوطیت مسلط ہے، ایسے میں شمائل نبویؐ، خصائل اور سنت رسول ﷺ کو ہدف بنا کر اتحادِ اُمت کے مشن کی تکمیل ممکن ہے، جسے آج کا یہ نمائندہ اجتماع آگے بڑھا سکتا ہے۔

حضرت مولانا محمد میاں اجمل قادری صاحب مدظلہٗ

خانقاہِ شیرانوالہ لاہور

دارالعلوم حقانیہ دنیا میں دیوبند کے بعد سب سے بڑا علمی اور عملی مرکز ہے۔اس دارالعلوم کو ظاہراً اور باطناً قائم رکھنے کیلئے دارالعلوم حقانیہ اور مرکز اہلِ حق شیرانوالہ کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔اس لئے کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ دارالعلوم دیوبند میں حضرت اقدس حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ کے شیخ اور استاذ تھے، اور ایک عجیب بات ہے کہ دارالعلوم حقانیہ کی تاسیس میں حضرت امام لاہوریؒ کو بار بار تشریف آوری کے مواقع ملے، اور پھر جس شخص نے اس کو دیوبند بنانا تھا۔حضرت امام لاہوریؒ نے اس شخص کو یہاں سے اُٹھا کر شیرانوالہ بلایا، اور ان کو حضرت مولانا سمیع الحق بنا کر بھیجا، اور عجیب بات یہ ہے کہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب طالبعلمانہ طور پر زمانہ طالبعلمی میں دارالعلوم حقانیہ سے باہر کسی جگہ نہیں گئے سوائے شیرانوالہ کے۔حضرت امام لاہوریؒ جو حضرت حجۃ الاسلام قاسم العلوم والخیرات امام قاسم نانوتویؒ کے جملہ علوم کے حامل تھے، حضرت نے اُن سارے علوم و معارف کو حضرت مولانا سمیع الحق اور حضرت مولانا سید ڈاکٹر شیر علی شاہ زید مجدہم میں منتقل فرمایا۔حضرت امام لاہوریؒ نے دونوں حضرات کو شیرانوالہ بلا کر خاص کمرہ میں رکھا اور حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ جو کہ حضرت امام لاہوریؒ کے شیخ بھی تھے، مربی بھی تھے، اور خسر بھی۔انہوں نے علوم ولی اللہ کو جب امام لاہوریؒ کو منتقل فرمایا۔تو فرمایا کہ قرآن کے دو اُصول ہیں، ایک اُصول دعوت اور دوسرا اُصول جہاد۔یہ جہاد جو حضرت شاہ ولی اللہؒ دہلوی سے چلا آرہا ہے۔آج الحمدللہ ان شیخین میں منتقل ہوا۔

آپ حضرات جانتے ہیں کہ آج ہم جس دور سے گزر رہے ہیں۔وہ سفہاء کا دور ہے، جہلاء کا دور ہے، ابھی ایک بدنصیب احمد سعید ملتانی کا ذکر ہو رہا تھا، وہ جہلاء کا امام ہے، اسی طرح ہماری سیاست میں ہماری معیشت میں ہماری تہذیب میں ہمارے تمدن میں بہت بڑے بڑے جہلاء ہیں، جن کو لوگ علماء کی صف میں شمار کرنے لگے۔آج

آپ دیکھ رہے ہیں کہ وہ لوگ جن کو شیرانوالہ کی سیاست' شیرانوالہ کی سیاست اس لئے کہتا ہوں کہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب شیخ الحدیث تو تھے ہی، ان کو امامِ سیاست شیرانوالہ میں حضرت عبداللہ درخواستیؒ نے بنایا، اور جب حضرت درخواستیؒ نے انتخاب فرمایا تو حضرت اقدس حافظ الحدیث والقرآن مولانا عبداللہ درخواستیؒ کی مبارک داڑھی آنسو سے تر ہوگئی، اور فرمایا کہ میں نے وہ فیصلہ کرلیا، جو میں نے آسمان پر پڑھا۔ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب اوران کے طبقے کے علماء نے' اوران کے مزاج کے جان لیواؤں نے نیشنلسٹ قائدین اور سیاستدانوں کو صوبہ سرحد اور بلوچستان میں دیوار کے ساتھ لگا دیا تھا، لیکن ۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

آج پھر سے ہم پر نیشنلسٹ سیاستدان مسلط کر دیئے گئے۔

طالبان پوری دنیا میں ایک اُمنگ بن کر آئے تھے اور ان کا ایک سیاسی وجود ہے، ان کا ایک سماجی نظام ہے اور انہوں نے جس طرح پوری دنیا میں منشیات کا خاتمہ کیا، وہ دارالعلوم حقانیہ کی اسی تربیت کا اثر ہے، جو زین المحافل سے طلباء پیدا ہوئے ہیں اور ان مدارس سے جو لوگ اُٹھتے ہیں۔ آج آپ پر بہت بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور یہ مبارک محفل جو حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے سجائی ہے، جو آج ہمارے سامنے مسند حدیث پر جلوہ افروز ہیں، میں دل کی گہرائیوں سے ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے ہر حقانی فاضل سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمیں طالبان کا ایک نیا انداز دیکھنا ہے، ایک نیا ظہور ہونا ہے، لیکن وہ زمانہ قدیم کی طرح نہیں بلکہ آنے والی صدی کے تقاضوں کے مطابق۔ اللہ ہمیں نظامِ عدل بنا کر اور سجا کر دنیا کے سامنے پیش کرنیکی توفیق عطا فرمادیں۔ (آمین)

بزرگ عالمِ دین

حضرت مولانا عبدالحنان صاحب مدظلہٗ فاضل دارالعلوم دیوبند

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے ہم درس

شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہٗ اور

شیخ الحدیث مولانا انوارالحق صاحب مدظلہٗ کے سگے ماموں

خدا کا شکر ہے شمائل ترمذی کی شرح ''زین المحافل'' چھپ کر آ گئی ہے۔ مجھے یقین ہے اور میری دعا ہے کہ باری تعالیٰ اسے مؤلف' مرتب' اور تمام حاضرین کے لئے ذریعۂ نجات بنائے۔ اس کتاب سے اساتذۂ حدیث کو اس

سے فائدہ ہوگا، طلبہ نفع اُٹھائیں گے اور چونکہ زبان آسان ہے، اس لئے عامۃ المسلمین بھی بھرپور استفادہ کرسکتے ہیں۔

شیخ التفسیر حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مدظلہٗ

(فاضل دیوبند، مہتمم وبانی جامعہ عربیہ نجم المدارس کلاچی ڈیرہ اسماعیل خان)

فَمَن يُرِدِ اللّٰهُ اَن يَّهدِيَه يَشرَح صَدرَهٗ لِلاسلام.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کے متعلق میرا ارادہ ہوجائے کہ اس کو ہدایت کردوں تو دین کے کام کے لئے اس کا سینہ کھل جاتا ہے، دین کے کام کے لئے چاہے بہت اونچے پہاڑ پر چڑھنا ہو، وہ اس کے لئے آسان ہوجاتا ہے۔ جامعہ دارالعلوم حقانیہ آپ کے سامنے ہے، جامعہ کی علمی خدمات آپ کے سامنے ہیں، یہاں اساتذہ طلباء کو پڑھاتے ہیں، ایک صورت خدمتِ دین کی یہ بھی ہے کہ کتاب لکھی جائے تحریری کام کیا جائے۔ اللہ پاک نے اپنی کتاب میں بھی تحریری کام کی تعریف فرمائی ہے۔ نٓ ۝ وَالقَلَمِ ۝ وَمَا يَسطُرُون

کہتے ہیں کہ ن دوات کو بھی کہتے ہیں قلم کا معنیٰ تو آپ بھی جانتے ہیں اور جو چیز لکھی جاتی ہے کتاب کہلاتی ہے۔ ''زین المحافل'' کتاب ہے اور کتاب لکھی گئی ہے، اللہ ہی نے توفیق دی ہے۔ ''زین المحافل'' جب تک باقی رہے گی جس آدمی نے اس سے کچھ بھی فائدہ حاصل کیا یا جس شخص نے اس کی جتنی بھی خدمت کی لکھنے کی، فوائد واحکام اور تشریحات کو جمع کرنے کی، اس کے چھاپنے کی، پھر اس کے پڑھنے کی، پھر اس سے فائدہ اُٹھانے کی اور پھر اس تحریر کو آگے طالبعلموں اور عوام تک پہنچانے کی، قیامت کے میدان میں اس کی دوات بھی گواہی دے گی، قلم بھی گواہی دے گا، جو لکھا ہوگا اور خط ہوگا، وہ بھی گواہی دے گا، اور کاغذ بھی گواہی دے گا کہ اس نے یہ خدمت کی تھی، اور اس میں یہ پیسہ لگایا تھا، ایک ایک حرف گواہی دے گا جو اس نے خیر کے لئے کہا تھا، اللہ جل جلالہٗ کی عادت مبارک ہے۔ کہ صبح کو بھی فرشتے آتے ہیں، وہ ہر کام دیکھتے ہیں، جبکہ اللہ کی ذات عالم الغیب ہے، حاضر وناظر ہے، وہ خود دیکھ رہا ہے، پھر کیوں فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کیسے پایا۔

یہ ایک اعزاز ہوتا ہے، افتخار ہوتا ہے۔ جامعہ حقانیہ کو تحریری کام میں بڑی توفیقیں مل رہی ہیں، اکابر، مشائخ اور علماءِ دیوبند اور مشاہیر کے خطوط اور تحریروں کو محفوظ کیا جارہا ہے، مخدوم ومکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہٗ نے مجھے میرے خطوط کی فائل بھیجی۔ انہوں نے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق ؒ اور خود ان کے نام مشاہیر کے

خطوط محفوظ کردیئے۔ میرا یہ خیال تھا کہ میرے خطوط چار یا پانچ خطوط سے زیادہ نہیں ہوں گے لیکن جب فہرست ملی' تو ایک سو چار (۱۰۴) خطوط ہیں' جو میں نے خود حضرتؒ کو لکھے ہیں

الحمدللہ یہ بات ہمارے اور پوری اُمت کے سامنے آگئی دینی مدرسوں میں وہ حقانیہ ہی ہے جس سے صرف دورۂ حدیث میں گیارہ سو (۱۱۰۰) طالب علم درسِ حدیث لے رہے ہیں، اس پر ہم فخر نہ کریں تو کیا کریں؟ ہماری فخر کی چیز تو یہی ہے کہ الحمدللہ گیارہ سو طالب علم دارالعلوم دیوبند میں بھی نہیں ہیں۔ جب ہم پڑھ رہے تھے، پونے دوسو' دوسو طالب علم تھے۔ یہ ۱۹۴۳ء کی بات ہے اور حضرت مدنیؒ پڑھانے والے تھے لیکن یہاں جو گیارہ سو ہیں۔ یہ تو بس انہی کے برکات ہیں۔ یہ اللہ ہی کا فضل ہے ورنہ ہم تو کچھ بھی نہیں ہیں۔ اکبر نے بہت اچھا کہا تھا، جو دنیا ان کو برداشت نہیں کرسکتی۔ ان غرباء کو برداشت نہیں کرسکتی، کیوں نہیں کرتی، تمہارے پاس سب کچھ ہے، ان کے پاس کیا ہے؟ اکبر کے سمجھ میں آ گیا تھا .... ۔

غرور ان کو ہے تو ہے ناز بھی مجھ کو اکبر
سوا خدا کے سب اُن کا ہے اور خدا میرا

مولانا سمیع الحق' حقانیہ اور حقانیہ کے ایک ایک استاذ اور ایک ایک طالبعلم کو بار بار اور ہزار بار مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں اگر قسم بھی لوں' تو ان شاء اللہ حانث نہیں ہوں گا کہ جتنی خوشی ہم کر رہے ہیں، اس سے ہزار بار بڑھ کر خوشی شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کو قبر میں ہوگی۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد احمد صاحب مدظلہٗ

(بانی و مہتمم دارالعلوم شیر گڑھ' ضلع مردان)

میں ان علماءِ کرام کی موجودگی میں تقریر کا اہل نہیں ہوں۔ صرف اتنا عرض کرتا ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھ بے نام انسان کو ایسے عظیم موقع پر مدعو کیا، اور ساتھ بیان کے لئے وقت بھی عنایت فرمایا۔ میں اس بات کا اہل نہیں ہوں کہ میں آپ حضرات کے سامنے کچھ لب کشائی کروں۔ اللہ کریم ''زین المحافل'' کے سلسلہ میں تمام سعی اور کوشش قبول فرمائیں۔ یہ وہ دارالعلوم ہے جس کے بانی اور مہتمم حضرت العلامہ مولانا عبدالحقؒ ہیں۔ اللہ کریم نے حضرت کو عظیم ولایت اور علم سے نوازا تھا۔ ہم سب ان کی دعاؤں کی برکت کی وجہ سے وہاں دارالعلوم شیر گڑھ میں معروف اور مشغول

ہیں۔حضرت ہمارے لئے دعائیں کرتے، اُن کی دعاؤں کی برکت سے دارالعلوم شیر گڑھ بھی درجہ بدرجہ اور لحہ بہ لحہ ترقی کی طرف گامزن ہے۔

دارالعلوم حقانیہ علوم نبوت کا ایک مرکز ہے۔"زین المحافل" مخدوم ومکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی حضرت محمد ﷺ کے ساتھ محبت کی ایک عظیم دلیل ہے کہ انہوں حضرت محمد ﷺ کے شمائل وخصائل کی توضیح اور تشریح مکمل فرمائی اور جو لوگ اِن شمائل نبوی کا مطالعہ کریں گے یقیناً اُن کا بھی حضرت محمد ﷺ کے ساتھ محبت اور "المرء مع من احب" کا منظر پیدا ہوگا۔"زین المحافل" عظیم صدقۂ جاریہ ہے۔حضرت مولانا سمیع الحق صاحب اور شمائل پڑھنے والے طلبہ اور"زین المحافل" سے استفادہ کرنے والے عاشقین ووالہین سب کو حضور ﷺ کی معیت کی سعادت حاصل ہوگی۔

شیخ التفسیر حضرت مولانا نورالہادی صاحب مدظلہ
(شاہ منصور،صوابی)

محترم بھائیو ! ہم صرف اس نیت پر یہاں جمع ہوئے ہیں۔آپ تمام حضرات کی یہاں پر نشست نیک بختی سے خالی نہیں ہے۔آپ شرح شمائل ترمذی کی نیت پر یہاں تشریف لائے ہیں۔اپنے اکابر کے چہروں کو دیکھتے ہیں یہ تو اس پر مستزاد نعمت ہے،اوران کے ساتھ صحبت عبادت ہے۔ضیقِ وقت کی وجہ سے تقریر کا وقت نہیں ہے۔یہ سب کچھ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کے برکات ہیں،اللہ کریم ان کے انوارات کو ہمیشہ قائم ودائم رکھیں،اوران کی برکت کی وجہ سے یہ عظیم ہستیاں یہاں جمع ہوئی ہیں،اللہ کریم ان کی عمر میں برکات ڈالیں۔اب زمانہ یہ چل رہا ہے۔

ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں کہ"العلم موجود والعمل مفقود"۔یعنی علم تو موجود ہوگا لیکن عمل نہیں ہوگا۔آج"زین المحافل" کی تقریب رونمائی نے بھی ایک عمل کی توفیق ارزانی فرمائی۔اللہ کریم ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرماویں،اور اللہ کریم اس ادارہ کو تمام لوگوں کے لئے باعثِ ہدایت بنائیں اور تمام شیوخ واکابر کے عمروں میں برکت عطا فرماویں۔یہ تو"زین المحافل" کی کشش،جذب اور کرامت ہے کہ اتنی بات ہوگئی ورنہ ......

ایں زمانہ اختصار است اے پسر
زیں سبب تقریر کر دن مختصر

سابق سینیٹر حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب مدظلہ

حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب مدظلہ بوجہ علالت کے شریک نہ ہو سکے' تبریک و معذرت نامہ ارسال فرمایا۔

گرامی قدر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ۔

وجناب حضرت مولانا انوار الحق صاحب نائب مہتمم زاد معالیکم

سلام مسنون ! مزاج گرامی ! شرح شمائل ترمذی کی افتتاح کی تقریب سعید کا دعوت نامہ باعثِ صد اعزاز ہے۔ ہدیۂ تبریک پیش خدمت ہے۔ زین المحافل ایک لازوال تاریخی کارنامہ ہے۔ اللہ کریم مبارک تقریب کو فلاحِ دارین کا ذریعہ گردانے۔ شدید خواہش کے باوجود علالت اور کمزوری تعمیل حکم سے مانع ہو رہی ہے، برخوردار حافظ معین الدین سلمہٗ دعاؤں کے حصول کے لئے حاضرِ خدمت ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جانبین کو مسائلِ دارین سے محفوظ گردانے۔ (آمین)

حضرت مولانا عبدالرشید انصاری صاحب مدظلہ

مدیر ماہنامہ نورٌ علیٰ نور' فیصل آباد

ایک قافلہ چلا مدینہ منورہ سے آج سے چودہ سو سال پہلے' وہ وہاں سے نکلا، تو دمشق اور بغداد سے ہوتا ہوا سمرقند اور بخارا پہنچا' وہاں سے ہو کر دیوبند پہنچا' وہاں سے پھر لاہور میں حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے ہاں پہنچا، پھر وہاں سے ہو کر حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کے ہاں اکوڑہ خٹک پہنچا۔ آج ہم یہاں جمع ہیں، بس اسی سلسلہ کے تسلسل میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی کتاب ''زین المحافل'' منظر عام پر آئی۔ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمادیں۔ یہ اسی قافلۂ علم اور قافلۂ محدثین کی وراثت ہے۔ جسے جامعہ دارالعلوم حقانیہ اور مولانا سمیع الحق صاحب سنبھالے ہوئے ہیں۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا مطلع الانوار صاحب مدظلہ

فاضل دارالعلوم دیوبند

''زین المحافل'' نے آج کی محفل کو زینت بخشی' علماء جمع ہیں' اولیاء جمع ہیں' صلحاء جمع ہیں' حدیثِ پاک کی

شرح‘ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کے درسی افادات وافاضات‘ ایک عظیم علمی مقام ہے۔ اس سے ایک عالم میں علم کا نور پھیلے گا۔ خصائل نبوی کو فروغ ملے گا، شمائل نبوی کا پرچم بلند ہوگا۔

حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب مدظلہٗ

بانی ومہتمم جامعہ عثمانیہ‘ پشاور

الحمدللہ میں اس مبارک محفل میں اپنی حاضری کو سعادت سمجھتا ہوں۔ دارالعلوم حقانیہ میری مادرِ علمی ہے، میں آج ۳۸ سال بعد اسی طرح جس طرح شرح جامی پڑھنے کے لئے آیا تھا، بالکل اسی طرح اپنے آپ کو پا رہا ہوں‘ اور پھر ۲۴ سالہ رفاقت بھی رہی، اور اب بھی اس ادارہ کا خادم ہوں۔ یہ میری زندگی کا قیمتی سرمایہ ہے، اور الحمدللہ میں ساری زندگی دارالعلوم حقانیہ کے ساتھ وابستگی پر فخر محسوس کرتا ہوں۔

’’زین المحافل‘‘ نے فرزندانِ حقانیہ کو جمع کر دیا ہے۔ آج ہم مادرِ علمی کے دامن میں ہیں۔ استاذِ مکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہٗ کا ممنونِ احسان ہوں کہ ہم فقیروں اور خدام کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ یہ شرح شمائل علمی‘ تحقیقی اور تدریسی کتاب ہے، علماء‘ طلباء اور اساتذہ کے لئے نادر علمی سوغات ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد انور شاہ صاحب مدظلہٗ

بانی ومہتمم جامعۃ الصالحات کمپلیکس لکی مروت

آج کا مبارک اجتماع‘ شیوخ ومحدثین کا اجتماع اور پاکستان بھر کا نمائندہ اجتماع اس بات کا غماز ہے کہ ’’زین المحافل‘‘ کو ایک مقام ملنا ہے۔ اللہ جل شانہٗ بعض مرتبہ بعض لوگوں کو ایسی قبولیت عطا فرما دیتے ہیں کہ اس مقام کو کوئی انسان بھی اپنی محنت سے نہیں پا سکتا، جن لوگوں نے مدینہ منورہ دیکھا ہے، مسجد نبوی کی زیارت کی ہے، تو حضور ﷺ کے گنبد خضرا پر دو چار مصرعے پڑھے ہوں گے :

بلغ العلیٰ بکمالہ   کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ   صلوا علیہ و آلہ

یہ شیخ سعدیؒ کے اشعار ہیں، مقبول ہوئے اور پورے عالم میں مشہور ہوئے۔ ان پر تضمین ہوئیں اور ہمارے حضرت درخواستی صاحب نور اللہ مرقدہٗ ان کو یوں پڑھا کرتے تھے :

دی روز در بوستان سرا سب طوطیاں خوش نوا
پڑھتی تھیں نعتِ مصطفیٰؐ بلغ العلیٰ بکمالہٖ
چڑیاں بھی سُو بہ سُو لیتی تھی ہر ایک گُل کی بو
کرتی تھی باہم گفتگو کشف الدجیٰ بجمالہٖ
قمریاں بھی ذوق میں ڈالے ہوئے سر طوق میں
پڑھتی تھیں باہم شوق میں حسنت جمیع خصالہٖ
چڑیوں کا سُن کر چہچہے بھلا انسان کیوں خاموش رہے
لازم ہے اس کو یوں کہے صلوا علیہ و آلہٖ

محترم حاضرین ! زین المحافل کیا ہے؟ حضور ﷺ کی شان کا بیان ہے، اللہ جل شانہٗ اس کو مقبولیت عطا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ کے دربارِ عالیہ میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔ حضور ﷺ کی شان میں یہ حسین گلدستہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس شعر کے ساتھ اپنا بیان ختم کرتا ہوں ....

چشم نرگس زُلف سُنبل لعل لب رُخسار گل
در کدامی بوستان ' یک شاخ دارد چار گل
شمس و قمر سے روشنی دہر میں ہو تو ہو
مجھ کو تو پسند ہے، میں اپنی نظر کو کیا کروں

شیخ الحدیث حضرت مولانا لطیف الرحمٰن صاحب مدظلہٗ

بانی و مہتمم مدرسہ ضیاء العلوم بیگم پورہ لاہور

مختصراً عرض کرتا ہوں کہ مجھے ہمت تک بھی نہیں کہ میں یہاں بیٹھ کر کچھ کہہ سکوں۔ میں اس مدرسہ کا خوشہ چین ہوں، آج جو تھوڑی بہت حیثیت ملی ہے، وہ دارالعلوم حقانیہ کے صدقہ میں' دارالعلوم حقانیہ میری مادرِ علمی اور میرا

روحانی مرکز اور سب کچھ ہے، صرف یہاں سامنے لی بات نہیں ہے جہاں پر بھی دارالعلوم حقانیہ کا نام آتا ہے تو مجھ پر ایک کیفیت طاری ہوتی ہے، مجھے اساتذہ سامنے نظر آرہے ہیں، حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہٗ مجھ پر جو شفقت فرماتے تھے، وہ اب بھی سامنے نظر آرہی ہے، مدارسِ دینیہ بہت بڑا کام کررہے ہیں، مخلوقِ خدا کو تعلیم دے رہے ہیں، اُن کو کفر سے نکال کر اسلام پر لا رہے ہیں، جہنم کے راستہ سے ہٹا کر جنت کے راستہ پر لا رہے ہیں، اور بقولِ حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب کے دارالعلوم حقانیہ پاکستان کا دارالعلوم دیوبند ہے۔ تو جامعہ حقانیہ اُم المدارس ہے، جس طرح ہماری مادرِ علمی ہے، پوری ملک کی مادرِ علمی ہے، اللہ تعالیٰ اس ادارہ کو ہمیشہ قائم ودائم رکھیں۔ (آمین)

''زین المحافل'' تو ایک بہانہ ہے ایک ادا ہے، آج مادرِ علمی نے اپنے فضلاء کو اپنے دامن میں بٹھایا ہے، دستِ شفقت سر پر رکھا ہے جو ملک اور قوم وملت کے لئے روشن مستقبل کی ضمانت ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا حمد اللہ جان ڈاگئی صاحب مدظلہٗ

فاضل مظاہر العلوم سہارنپور

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے شمائل ترمذی کی شرح ''زین المحافل'' پر محنت کی ہے۔ عرق ریزی سے کام کیا ہے، اور اس کی تفصیلی تشریح کی ہے۔ ہم سب ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں ''الشکر قید الموجود و صید المفقود'' شکر موجود نعمت کے لئے قید ہے اور آئندہ کے لئے شکار ہے۔

دوسرے انبیاءِ کرام علیہم السلام کے زندگی کے حالات میں اتنی باضابطہ حفاظت نہیں پائی جاتی، جس طرح حضور ﷺ کے حالاتِ زندگی میں نمایاں ہے ....

اخلای ان شط الحبیب وربعه   وعز تلاقیه و ناءت منازله

و فاتکم ان تبصروه بعینکم   فما فاتکم بالعین هذا شمائله

اے دوستو! اگر آپ سے حبیب کا گھر، حبیب کی منزل، حبیب کا گاؤں دور ہو اور آپ سے یہ ممکن نہیں ہے کہ آپ اُن کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں، تو یہ دوری نہیں ہے بلکہ یہ شمائل ہیں، ان کو دیکھو۔ اس کی مثال ایسی ہوگی جیسا کہ آپ نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا۔

حکایت من الصالحین جُندٌ مِنْ جند اللّٰہ ۔ حکایت صالحین اللہ جل شانہ کے لشکر میں سے ایک لشکر ہے۔ پھر انبیاء علیہم السلام کے حکایات، پھر نبی کریم ﷺ کے زندگی کے حالات اس کی برکت سے تائید اور استحکام نصیب ہوتا ہے، اگر دلیل پوچھ لیں تو اس کی دلیل قرآن مجید ہے : ''وکلا نقص علیک من انباءِ الرسل ''۔ ہم آپ کو پیغمبروں کے واقعات بیان کرتے ہیں، تاکہ آپ کو مزید تثبیت حاصل ہو۔

اسی وجہ سے صلحاء کی حکایات، انبیاء علیہم السلام کے واقعات سے دل کو تسکین ملتی ہے، جس طرح لشکر سے استحکام آتا ہے، یہاں پر میں یہ عرض کروں گا کہ یہاں پر جو حضرات تشریف لائے ہیں، یہ حضور ﷺ کے شمائل اور زین المحافل کے برکات ہیں۔ آخر میں یہ عرض کروں گا کہ یہاں پر جو حضرات تشریف لائے ہیں، اللہ کریم ان کے عمروں میں برکت دیں ان کو علماء بنا دے، علماء کو اللہ کریم عاملین بنا دے، عاملین کو اللہ کریم مخلصین بنا دے اور اللہ کریم ہم سب سے ادب کا کام لیں۔ ''اَلدِّیْنُ کُلُّہٗ اَدَب ''۔ اور دین سراسر ادب ہے۔

از　خدا　خواہی　توفیق　ادب
بے　ادب　محروم　گشت　از　لطف　ربّ

حضرت مولانا اصلاح الدین حقانی صاحب مدظلہ

مرتب زین المحافل

اُڑا　دی　طوطیوں　نے　قمریوں　نے　عندلیبوں　نے
چمن　والوں　نے　مل　کر　لوٹ　لی　طرزِ　فغاں　میری

اس مسند پر مجھ جیسے جاہل کو لب کشائی کرنے کی جرأت خود میرے لئے باعثِ تعجب ہے۔ میں صرف تحدیث بالنعمۃ کے طور پر جیسا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے: واما بنعمۃ ربک فحدث' اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مجھ جیسے جاہل سے ایک ایسا کام لیا اور ایک ذمہ داری کو ایک حد تک نبھایا جو کہ شیخ الحدیث کا کام ہے، اور جو علماء اور اساتذۂ علم کا کام ہے، آج میں اس بات پر جتنی بھی خوشی کا اظہار کروں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے زین المحافل کے لئے منتخب فرمایا وہ کم ہے؟

اور میرے اساتذہ خصوصاً شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ؒ کی روح کو میرے اس کام کی وجہ سے تسکین پہنچی

ہوگی۔ مجھے یاد ہے جب وفاق المدارس میں میری پوزیشن آئی تھی، تو حضرت الشیخؒ نے میرے ماتھے کو چوما تھا۔ میں اس لذت کو آج تک نہ بھلا سکا، جو اُستاد میرے چند پرچوں کے بدلے ماتھے کو چومتا ہے، اوراس پر خوش ہوتا ہے، آج انشاء اللہ زین المحافل کی وجہ سے حضرت الشیخؒ کی روح کو خوشی نصیب ہوگی۔

استاذِ محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب ودیگر اساتذۂ کرام میرے اس کام سے خوش ہوں گے۔ اور یہ بات بھی جرأت کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ بحمد اللہ کتاب کو اشاعت سے پہلے قبولیت بخشی گئی ہے۔ آج کا یہ اجتماع اس بات کا ثبوت ہے اور زین المحافل کی قبولیت کی گواہی دے رہا ہے۔

فتنۂ انکارِ حدیث کا نیا روپ

صحیح بخاری کے خلاف یلغار، کس مشن کی تکمیل ہے

''زین المحافل شرح الشمائل للترمذی'' کی تقریب رونمائی کی کارروائی جاری تھی، علماء اور زعماء کے سلسلہ ہائے تقاریر سے حاضرین وسامعین محظوظ ہو رہے تھے، جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے فاضل، شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کے خلیفۂ اجل، بزرگ عالم دین، پیر طریقت حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی نے مختصر خطاب میں احمد سعید ملتانی کی کتاب ''قرآن مقدس اور بخاری محدث'' کا تذکرہ کر کے سب کو چونکا دیا، حاضرین کی حیرت کی انتہاء نہ رہی کہ توحید وسنت کے مدعی، وحدانیتِ ربّ کی دعوت کے علمبردار کس طرح سینہ زوری سے احادیثِ نبویہ کا انکار، پیغام وسنن نبویؐ پر یلغار، سیرت اور اسوۂ رسول پر پھٹکار بھیج رہے ہیں۔ امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاریؒ کی ''الجامع الصحیح'' کی احادیث کو کذبات، بکواسات، خرافات اور خزف ریزے قرار دے رہے ہیں، صحاح ستہ سمیت تمام کتب حدیث کو بے اعتبار کر رہے ہیں، حاضرین کے رونگٹے کھڑے ہوگئے، اساتذہ کے دل دہل گئے، انہوں نے کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ ایک حقانی فاضل، مولانا عبدالقیوم حقانی نے اس کے خلاف ''القاسم'' میں ادارتی کالم لکھ کر اور پھر مستقل رسالہ شائع کر کے ظلم وعدوان کے اس سرکش قلم کا جواب لکھا، جامعہ حقانیہ اور حقانی فضلاء نے اتمام حجت کر دیا ہے، اس کے بعد خاموش رہنے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی۔

شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام جامعہ اشاعت القرآن حضرو اور حضرت مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی جامعہ مدنیہ

اٹک نے بھی اسی موضوع پر اظہارِ خیال کیا، اس لئے تینوں کے خطبات کو یکجا کر کے عصرِ حاضر کے تازہ دم فتنے کی سرکوبی کے لئے اُمت کو آگاہ کرنا ضروری ہوگیا ہے۔

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب مدظلہ

خلیفۂ مجاز شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ، راولپنڈی

میرے اساتذۂ کرام بھی تشریف فرما ہیں، اور میرے انتہائی محبوب اور مشفق استادِ گرامی شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب بھی موجود ہیں۔ آج میں جو منظر دیکھ رہا ہوں تو حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ؒ کے اخلاص کی وہ برکتیں نظر آئیں۔ حضرت مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہٗ و اعلی اللہ مراتبہٗ ان کے صاحبزادے اور ہمارے مخدوم ومکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ میرے استادِ گرامی شیخ الحدیث ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور جو اکابر تشریف فرما ہیں' ان سب کی خدمات میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم سب اس ادارے کے خدام ہیں، سچی بات یہ ہے کہ ہمارے پاس ان بزرگوں کی دعائیں ہیں، جو ٹوٹا پھوٹا کام ہو رہا ہے، اور خوشی کی بات یہ ہے کہ ربیع الاوّل کا مہینہ بھی ہے۔ حضور ﷺ کے شانِ اقدس کے خلاف دنیا میں اس وقت جو خاکے بنا رہے ہیں، ان کو خاک میں ملانے کی ضرورت ہے، یہ لوگ باتوں کے ماننے والے نہیں ہیں بلکہ ان کے سروں کو خاک میں ملانے کی ضرورت ہے، میں ایسے موقع پر سمجھتا ہوں کہ یہ حضور ﷺ کا معجزہ ہے کہ ''زین المحافل'' مرتب ہو کر منظرِ عام پر آ گئی ہے، اس کتاب کی رونمائی پر کروڑہا مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ ہمارے اکابر' اساتذہ' عالم' صوفی اور مجاہد بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام خوبیوں سے نوازا تھا اور ہمیں ان کے کاموں میں مصلحتیں نہیں دیکھنی چاہیئے، آج بخاری شریف کا ختم ہو رہا تھا اور میں بخاری شریف کے خلاف احمد سعید ملتانی کے ظالمانہ کردار پر سوچ رہا تھا، اس بد بخت نے بخاری شریف کے خلاف کتاب لکھی ہے، جس میں احادیث کے خلاف' امام بخاری کے خلاف اور خود حضورِ اقدس ﷺ کے خلاف جو زہر اُگلا ہے، وہ سنیں گے تو آپ سے سلمان رشدی بھول جائیگا، تو ایسے موقع پر زین المحافل کا آنا میں سمجھتا ہوں کہ یہ حضور ﷺ کی عظمت وعزت اور آپ ﷺ کا اعجازِ مبارک ہے اور ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم عشقِ رسول ﷺ کی اس سوغاتِ محبت کو مزید آگے بڑھائیں، اور جتنا زیادہ ہو سکے اس کتاب کو پھیلائیں۔ درود شریف کی کثرت کریں، اتباعِ سنت کریں اور اس کتاب کی اشاعت کو مزید فروغ بخشیں۔

آخر میں یہ عرض کرتا ہوں کہ میں اس ادارے کا ایک ادنیٰ غلام اور خادم ہوں اور اللہ تعالیٰ ساری عمر ؔمیں اس ادارے کی خدمت میں رکھے اور اپنے اکابر اور اسلاف کے ساتھ مضبوط ومربوط رکھے، اور میں اپنے جیب میں مدینہ منورہ سے ایک عطر کی شیشی لایا ہوں وہ میں اپنے استاذ مکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالسلام صاحب مدظلہٗ

جامعہ اشاعت القرآن حضرو ضلع اٹک

دارالعلوم حقانیہ کے علمی خدمات کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں، اگر یوں کہا جائے کہ پاکستان کا دارالعلوم دیوبند ہے، تو یہ کہنا بالکل بجا ہے، شمائل ترمذی رسول اللہ ﷺ کے ارشادات' آپ ﷺ کی سیرت اور عادات کا وہ مجموعہ ہے جس کی مثال کوئی بھی نہیں ملتی۔ آج وہ دورۂ حدیث کے نصاب میں ہے، لیکن عام حضرات بھی پڑھیں، تو اس میں حضور ﷺ کے بال مبارک کتنے سفید تھے وہ بھی لکھا ہوا ہے، آپ ﷺ کا ضحک کس طرح تھا، وہ بھی لکھا ہوا ہے، حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم نے اُس کی یہ علمی شرح زین المحافل کے نام سے مرتب کر کے اُمت پر بڑا احسان کیا ہے اور ہدیہ بھی انتہائی ستا رکھا ہے، دارالعلوم حقانیہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ قبولیت بخشی ہے کہ گیارہ سو سے زیادہ طلباء دورۂ حدیث میں ہیں، پورے پاکستان میں کسی مدرسہ میں یہ تعداد نہیں ہے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب، شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق صاحب، شیخ الحدیث حضرت مولانا مغفور اللہ صاحب یہ تمام اکابر یہاں پر حدیث پڑھاتے ہیں۔ علاقہ چھچھ کے بہت سے علماءِ کرام اور حضرت مولانا ظہور الحق صاحب کی سرپرستی میں مَیں بھی اس محفل میں شامل ہوا ہوں۔ علامہ احمد سعید ملتانی کے بارے میں ہم نے اٹک میں مقدمہ دائر کیا ہے، اسے نوٹس بھیجا ہے، انشاء اللہ 295/A یا پھر 295/C لگنے کی وجہ سے وہ ایک سال سے روپوش ہے۔ اگر پکڑا گیا تو ان شاء اللہ باقی ساری عمر جیل میں گزرے گی۔ اُس نے جو کتاب لکھی ہے میں نے ملک کے پندرہ مفتیوں کو استفتاء لکھا ہے جس میں سب سے پہلے دارالعلوم حقانیہ کے مفتی حضرات نے ہمارے نوجوان فاضل و مدرس مفتی محمد ادریس صاحب ان سے دستی فتویٰ لے گئے کہ اس شخص کے ایمان کے ضیاع کا بھی خطرہ ہے، اگر ایمان لائے تو اس پر تجدید ایمان کے ساتھ تجدید نکاح بھی ضروری ہے۔ یہ دارالعلوم حقانیہ کا فتویٰ ہے، اس کے علاوہ ملک کے جید مفتیوں کو میں نے استفتاء بھیجا ہے، اور ساتھ کتاب بھی بھیجی ہے۔ تقریباً سارے مفتیوں نے ہمیں جواب دیا، ہماری کوشش یہ ہے

کہ وہ عدالت میں سامنا کرے گا، اور گرفتاری سے بچنے کیلئے وہ سمیرا لملک (سابق وفاقی وزیر) کے رشتہ داروں کے پاس چھپا ہوا ہے تاکہ ان کے ذریعہ پرویز مشرف کا دامن ملے اور اپنے مقدمہ کو ہلکا کراسکوں، اب ان شاء اللہ اس کی آوارہ زبانی کی طرح آوارہ قلمی بھی "خسر الدنیا و الآخرۃ" کا مصداق بنے گی۔ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی بڑی خدمات ہیں، یہ طلبا اور علماء پر بہت بڑا احسان ہے، اللہ تعالیٰ میری اور تمام حاضرین کی اس محفل میں حاضری کو قبول اور منظور فرماویں۔ (آمین)

حضرت مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب مدظلہ

خانقاہ مدینہ اٹک

وقت بہت مختصر ہے، میں شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں بہت بہت مبارکباد پیش کرتا ہوں، جنہوں نے اُمت پر طلبۂ حدیث پر بہت بڑا احسان فرمایا۔ "زین المحافل" مرتب فرمائی، پھر یہ بھی بہت بڑا احسان ہے کہ ہم گناہگاروں اور خدام کے لئے آج کے روح پرور اجتماع کا انعقاد فرمایا۔

میں بہت کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں مگر وقت بہت تھوڑا ہے، یہاں پر ایک عظیم فتنہ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ جس طرح ہمارے مخدوم ومکرم حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب نے ارشاد فرمایا اور ہمارے محترم بھائی اور انتہائی محبت کرنے والے انتہائی مشفق حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب نے بھی اور اس طرح ہمارے علاقے کے جید عالم شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام صاحب نے بھی اس فتنہ کی طرف توجہ دلائی۔ میں بھی یہ عرض کرتا ہوں کہ احمد سعید ملتانی نے ایک کتاب لکھی ہے، جس کا نام "قرآن مقدس اور بخاری محدِث" (العیاذ باللہ) رکھا ہے۔ اس کتاب میں اس ظالم نے تقریباً ایک سو اُنہتر (169) جگہ امام بخاری صاحبؒ کو تقیہ باز، رافضی اور اس قسم کے القاب لکھے ہیں اور اسی طرح ان کے اساتذہ کو بے حیا راوی قرار دیا ہے۔ امام بخاری کے جتنے بڑے اساتذہ ہیں، ان سب کو شیعہ اور ہکو باز جیسے القابات دئے ہیں۔ یہ کتاب گوجرانوالہ سے چھپی ہے، اور اس کے سرورق پر لکھا ہے: "شیخ التفسیر والحدیث امام انقلاب حضرت علامہ احمد سعید ملتانی صاحب" نیچے ناشر کے ساتھ لکھا ہے "مولانا محمد منظور معاویہ خادم مرکزی اشاعت التوحید والسنۃ" انہوں نے یہ اپنی جماعت الگ بنائی ہے۔ ہماری معلومات کے مطابق منظور معاویہ کو پولیس نے گرفتار کرلیا ہے، لیکن جیسے حضرت مولانا عبدالسلام صاحب نے فرمایا کہ یہ ظالم چھپتا پھر رہا

ہے، لیکن کب تک چھپتا رہے گا، ان شاء اللہ دوبارہ نکلے گا اور ان شاء اللہ اس کا وہی حال ہوگا جو حال رشدی کا ہوا تھا۔ وہ رُشدی ہماری دسترس سے تو دور ہے لیکن یہ ہمارے قریب ہے۔ اس وقت جس بات کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ اس نے یہ بکواس پہلی مرتبہ نہیں کی بلکہ اس سے پہلے بھی بکواس کرتا رہا۔

آج سے یہ عہد کرلیں کہ اس ظالم کو کبھی کسی جلسہ پر نہیں بلائیں گے، کیونکہ اگر لوگوں نے دوبارہ جلسوں میں بلایا تو پھر یہی بکواس کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے علماء کو اس فتنہ کی سرکوبی کی توفیق دیں۔ اور یہاں پر جو شیوخ الحدیث تشریف فرما ہیں، ان پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر ضرور اسکے متعلق کچھ لکھیں۔ جامعہ حقانیہ ہر میدان میں اوّل نمبر پر ہے' حقانی فاضل حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کو اللہ جزائے خیر دے، سب سے پہلے انہوں نے اس پر تیر چلایا اور اسی طرح حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نے ایک بہترین خط پاکستان کے تمام علماء کو لکھا اور شائع بھی ہوا۔ میں یہ عرض کروں گا کہ امام بخاریؒ کی جو فضیلت اور جو مقام ہے، وہاں ایسے بدبخت بھی ہیں کہ امام بخاریؒ صاحب کو مجروح کرنا چاہتے ہیں۔ میں حضرت الشیخ مولانا عبدالسلام صاحب کو یہ عرض کروں گا کہ جتنے فتوے آئے ہیں، اُن سب فتوؤں کو شائع کردیں، تاکہ ساری اُمت کو پتہ چل سکے کہ ایسا ظالم اور کمینہ شخص جو اُٹھ کر بخاری شریف پر ایسے اعتراضات کرتا ہے' ایسی باتیں کرتا ہے' جسکی وجہ سے امام بخاریؒ کی عزت مجروح ہوجائے۔ آج اس ظالم نے بخاری شریف پر ہاتھ چلایا تو کل قرآن پر ہاتھ چلائیگا۔ بخاری شریف کے بعد تو قرآن مجید رہ جاتا ہے۔

حرم شریف میں شیخ الحدیث حضرت ارشد مدنی دامت برکاتہم العالیہ سے ملاقات ہوئی اور دوسرے اکابر سے بھی ہوئی۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ رافضی ہے' تقیہ باز ہے' یہ بے دین ہے اور مرتد ہے۔

تو اس بات کی ضرورت ہے کہ جہاں ہم اور معروضات پیش کرتے ہیں، وہاں پر یہ بھی ہوں کہ اپنے اندرونی اور بیرونی دشمنوں کو پہچاننا چاہئے۔

میں شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کو ''زین المحافل'' کی ترتیب واشاعت پر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں' وہاں یہ بھی بتادینا چاہتا ہوں کہ جس طرح آج یہاں ختم بخاری ہوا' اور ہر روز ہوتا ہے وہاں حقانی فضلاء بخاری کا دفاع بھی کرتے ہیں۔ مولانا عبدالقیوم حقانی' حقانی فاضل ہیں جنہوں نے ''القاسم'' میں بخاری کے خلاف یلغار کرنے والے ملتانی مصنف کا بھرپور تعاقب کیا ہے۔

مولانا عبدالقیوم حقانی

کے خطابات سے بعض اقتباسات

''زین المحافل'' کی تقریب رونمائی کی نظامت کی ذمہ داری مولانا عبدالقیوم حقانی نے نبھائی۔ اس موقع پر حقانی صاحب مشائخ' علماء اور اساتذہ کا تعارف بھی کراتے رہے اور موقع بہ موقع مناسب اور موزون ریمارکس بھی دیتے رہے۔ ذیل میں ان کی تقاریر کے بعض اقتباسات نذر قارئین ہیں.............................. (عبدالغنی حقانی)

الازہر القدیم :

احسان اللہ فاروقی کی پشتو نظم ''جامعہ حقانیہ دَ علم یو رنړا دہ'' پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا عبدالقیوم حقانی نے فرمایا کہ آج سے کوئی بائیس (۲۲) سال قبل جامعہ ازہر (مصر کے) وائس چانسلر جناب الشیخ مفتی محمد طیب النجاد جامعہ دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے تھے، جامعہ کی درسگاہیں' عمارات' تعلیم گاہیں' تربیت' اساتذہ کی شفقت' سنت کے مطابق عمامے' مسنون داڑھیاں' مسنون مسواک کا استعمال' قدیم علمی نصاب تعلیم دیکھا تو اپنے خطاب میں ارشاد فرمایا :

واللہ العظیم ' ہذا الازہر القدیم۔

اللہ کی قسم' جامعہ حقانیہ ہی قدیم جامعہ ازہر ہے۔

آج اللہ کا احسان ہے' وسائل اور قلیل وسائل سب کو معلوم ہیں۔ آج بھی وسائل کا منظر تم دیکھ رہے ہو' دوران جلسہ لاؤڈ سپیکر خراب ہوگیا ہے، مشین جل گئی ہے، جنریٹر کام نہیں کررہا ہے۔ اب بجلی اور لاؤڈ سپیکر کا نظام درہم برہم ہے، لیکن آپ لوگوں کا علم سے' مرکز سے' مادرِ علمی سے' جامعہ حقانیہ سے اور اپنے مشن سے محبت ہے' والہیت ہے اور تعلقِ خاطر ہے، میں دیکھ رہا ہوں کہ کوئی شخص بھی اپنی جگہ سے حرکت کے لئے تیار نہیں ہے۔ اجتماع علمی اور روحانی اجتماع ہے، دینی قیادت کا اجتماع ہے، اس کی برکات پوری اُمت اور تمام عالم پر مرتب ہوں گے۔ آج مسلمان پر مایوسی مسلط ہے' جمود ہے' نا اُمید ہے' مایوسیوں کے بادل چھائے ہوئے ہیں، ایسے عالم میں مرکز علم جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی آواز ''زین المحافل'' کی تکمیل' شرح شمائل کا منظرِ عام پر آنا' اور اس حوالے سے علماء و مشائخ کے عظیم اجتماع کا انعقاد' ملک بھر کے مقتدر علماء کی تشریف آوری یہ پاکستان اور اُمت کے روشن مستقبل کا پیش خیمہ ہے۔

محمد ﷺ کو ساتھ لے کر جاؤ گے :

غزوۂ حنین اور طائف کے فتح کے بعد حضورِ اقدس ﷺ نے بعض مؤلفۃ القلوب لوگوں میں تلواریں تقسیم کیں' ڈھالیں عنایت فرمائیں' گھوڑے دیئے' اونٹ دیئے' مالِ غنیمت میں بکریاں دیں' دینار دیئے اور دراہم دیئے۔ بعض انصار نوجوان اور نو مسلم صحابہ میں وسوسہ پڑ گیا، شیطان نے فتنہ ڈالا کہ دیکھو! قریش کو بہت کچھ مل گیا اور ہم محروم رہ گئے۔ چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں۔ حضور ﷺ تک باتیں پہنچی۔ حضور ﷺ نے چمڑے کا خیمہ لگایا اور سب کو بلایا، اور فرمایا کہ :

''انصار ! تمہیں اعتراض ہے کہ ان کو اونٹ ملے گھوڑے ملے، دراہم ملے، دینار اور بکریاں ملیں، سامان ملا اور تمہیں کچھ نہیں ملا۔ میرے انصار ! تم نے قربانیاں دیں، ایثار کیا، جدوجہد کی، جان دی، مال دیا، لاریب کچھ لوگوں کو گھوڑے ملے، وہ گھوڑے لے کر کر چلے، کچھ لوگوں کو مالِ غنیمت میں دراہم ملے، وہ دراہم لے کر چلے، کچھ لوگوں کو مالِ غنیمت میں ڈھال ملیں وہ ڈھالیں لے کر چلے، کچھ لوگوں کو تلواریں ملیں وہ تلواریں لے چلے، کچھ لوگوں کو دینار ملے وہ دینار لے کر چلے، میرے انصار ! کیا تمہیں یہ سودا پسند نہیں ہے کہ تمہیں نہ دینار ملے اور نہ دراہم، نہ گھوڑے ملے اور نہ اونٹ' مگر تمہیں محمد ملے، جب تم جاؤ گے تو محمد ﷺ کو ساتھ لے کر جاؤ گے''۔

سب خوش ہوئے، سب نے لبیک کہا: آج ہمیں ''زین المحافل'' کی شکل میں محمدِ عربی ﷺ کی احادیث کا ذخیرہ مل رہا ہے۔ محمد ﷺ کی سیرت مل رہی ہے، محمد ﷺ کے اعمال مل رہے ہیں، محمد ﷺ کا حسن و جمال مل رہا ہے، اجتماع ختم ہوگا اور تم جاؤ گے تو تم بھی ''زین المحافل'' کی شکل میں نبی ﷺ کے شمائل و خصائل کی شکل میں' جب تم گھر جاؤ گے تو محمد ﷺ کو ساتھ لے کر جاؤ گے۔ سودا مہنگا نہیں سستا ہے۔

مولانا سمیع الحق نے قلم پکڑوایا :

حضرت انسؓ کی والدہؓ ان کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ یہ تیرا خادم ہے۔ اس کے لئے دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی ''اللھم بارک لہ فی مالہ وولدہ واطل عمرہ واغفرلہ''

''اے اللہ اس کے مال واولاد میں برکت دے۔ اس کی عمر دراز فرما اور اس کی بخشش فرما۔''

حضرت انسؓ آخر عمر میں فرمایا کرتے تھے۔ تین دعائیں میری زندگی میں قبول ہو چکی ہیں، چنانچہ اپنی صلبی اولاد میں سے میں اُٹھانوے اپنے بچوں کو دفن کر چکا ہوں، اور مال ایسا ملا کہ میرے باغ میں پھل سال میں دو مرتبہ لگتے ہیں' اور زندگی ایسی ملی کہ اب طویل زندگی سے تنگ آ چکا ہوں' اور چوتھی دعا مغفرت کی ہے جو یقیناً قبول ہوگی۔ (انشاء اللہ)

ہم گناہگار جب مادرِ علمی سے وابستہ ہوئے اور مجھے اپنے شیخ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے ہاتھ

میں قلم پکڑوایا' کتب خانہ میں بٹھایا اور فرمایا کہ یہ تین کتابیں لے لو اور ان پر تبصرہ لکھو' خدا گواہ ہے سخت سردی میں میرے بغل سے پسینہ جاری تھا۔ آج اس توجہ اور عنایت کی برکتیں ہیں الحمدللہ' قلم چل پڑا ہے اور ایک سو سے زائد کتابیں منظر عام پر آ گئیں ہیں۔

حضرت مولانا مختار اللہ صاحب فتاویٰ حقانیہ کے مرتب اور پسِ منظر میں حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن حقانی صاحب کی محنت اور درجہ تخصص کے طلبہ کی محنت' پھر استاذ مکرم مولانا سمیع الحق صاحب کی سرپرستی' شفقت' محبت اور حوصلہ افزائیاں و تشجیعات' الحمدللہ اب جبکہ ''زین المحافل'' کی ترتیب کا مرحلہ آیا، تو حضرت مولانا اصلاح الدین صاحب حقانی کے ساتھ حضرت مولانا مختار اللہ حقانی جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے مفتی' مدرس شریکِ کار ہو گئے' تو شمائلِ ترمذی کی عظیم علمی' تحقیقی اور تاریخی شرح منظر عام پر آ گئی۔

گوئے توفیق وسعادت :

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی مدظلہ نے منکرِ حدیث احمد سعید ملتانی کی ظلمانی کتاب ''قرآن مقدس اور بخاری محدث'' کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ اس ظلم' انکار حدیث اور فتنۂ انکار حدیث کے نئے روپ کے خلاف مجھے سب سے پہلے لکھنے اور کام کرنے کی توفیق ارزانی ہوئی ہے۔ میرے شیخ اور میرے استاذ مکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے مجھے جو قلم پکڑوایا تھا، لکھنا سکھایا تھا، الحمدللہ کہ اللہ کریم نے اس کی آبرو رکھوائی۔ پاکستان میں سب سے پہلے اس غلیظ کتاب کا پوسٹ مارٹم جامعہ حقانیہ کے ایک فاضل' مولانا سمیع الحق صاحب کے شاگرد' عبدالقیوم حقانی نے کیا۔

اس موقع پر پیر طریقت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی نے بہ آواز بلند کہا' سبقت کا یہ اعزاز جامعہ حقانیہ کو حاصل ہے اور حقانی فاضل مولانا عبدالقیوم حقانی کو حاصل ہے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے مولانا حقانی سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا :

''حقانی صاحب ! اس فتنہ انگیز کتاب کی مزید وضاحت کر دیں تا کہ اُمت کو آگاہ کیا جا سکے۔'' مولانا عبدالقیوم حقانی نے فرمایا :

احمد سعید ملتانی لکھتے ہیں :

امام بخاریؒ کے استاد ابو حازم بے حیا راوی ہے۔ (ص:۶۹)

بخاری نے نبی پر صریح جھوٹ بولا۔ (ص:۷۳)

بخاریؒ کا استاذ زہری بکتا رہا۔ (ص:۷۹)

بخاری کو اصح کہنا تو در کنار صحیح کہنا بھی مشکل ہے۔ امام بخاریؒ نے حضور ﷺ پر یہ الزام لگایا کہ آپ قرآن کے نصِ قطعی کے خلاف ایک عیاش' آوارہ' مست' کافرہ اور کافر کی بیٹی سے رشتہ کرانا چاہتے تھے۔ (ص:۶۹)

وقت مختصر ہے' ان چند ارشادات پر اکتفا کرتا ہوں۔ اس موقع پر حضرت قاضی محمد ارشد الحسینی مدظلہٗ نے اصل کتاب بھی لوگوں کو دکھائی۔ مولانا حقانی نے کہا: اب میدان میں اُترنا ہوگا اور منکرینِ حدیث کا تعاقب اور منافقین کا نفاق طشت از بام کرنا ہوگا ....

گوئے توفیق و سعادت درمیاں افگندہ اند
کس بمیداں در نمے آید سواراں راچہ شد

شرکاءِ دورۂ حدیث و متخصصین کیلئے اجازۃِ حدیث:

دار العلوم حقانیہ کے شرکائے دورۂ حدیث' شرکائے درجہ تخصص اور اضیاف علماء میں اکثریت کی خواہش تھی کہ اکابر علماء اور حضرات محدثین انہیں شرفِ تلمذ اور اجازۃِ حدیث سے نوازیں' چنانچہ اس حوالے سے شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہٗ نے اپنے اختتامی خطاب کے آخر میں فرمایا:

''میں اپنے اکابر' محدثین اور شیوخ حدیث سے گزارش کروں گا کہ از راہِ کرم وعنایت اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے شرکائے دورہ اور متخصصین کو اپنی سند کے حوالے سے اجازۃِ حدیث عنایت فرمادیں۔ یہ سند بھی سلسلۃ الذہب کی کئی کڑیاں ہیں' صحابۂ کرام' تابعین اور تبع تابعین اختصارِ سند کے لئے مدینہ منورہ سے مصر جاتے' دمشق جاتے' بغداد جاتے' دور دراز کے اسفار کرتے اور اختصارِ سند کی سعادت حاصل کرتے۔ آج اکابر' محدثین اور شیوخ حدیث تشریف فرما ہیں، طلبۂ دورۂ حدیث و متخصصین اور علماءِ حاضرین کو آپ حضرات کی سند کے حوالے سے اجازۃِ حدیث سے سرفراز کردیا جائے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہٗ کی درخواست پر اکابر علماء' مشائخ' فضلاءِ دیوبند اور محدثین نے اپنی نشستوں پر بیٹھے بیٹھے شروط اور اپنے اساتذہ کے اسناد کے حوالے سب کو اجازۃِ حدیث بھی مرحمت فرمائی۔

ہدیۂ تبریک

بر تصنیف و طباعت شرح شمائل ترمذی بعنوان زین المحافل

درخدمتِ حضرت الاستاذ شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ العالی

مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

پیش کنندہ : مولانا حافظ محمد ابراہیم فانیؔ ' دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

۳/ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ بمطابق ۱۲/ مارچ ۲۰۰۸ء

مژدہ اے عشاق آں شرح شمائل آمدہ — بہر مشتاقان نورانی خصائلؐ آمدہ
رونقِ فصلِ بہاراں شمعِ بزمِ قدسیاں — سوئے او ہر بسملے بے تاب مائل آمدہ
آفریں بر محنتِ تو حضرتِ شیخ الحدیث — از وفورِ شوقِ تو زین المحافل آمدہ
لائقِ صد داد و تحسین باعثِ صد عز و ناز — نعرۂ ترحیب در شورِ عنادل آمدہ
بس بصورت بے نظیر و ہم بمعنی لاجواب — بہر دیدارش ببیں جمع الافاضل آمدہ
وہ برنگ عاشقاں ذکرِ سراپائے رسولؐ — مشتمل بر دردِ دل از صاحبِ دل آمدہ
مرحبا ایں ذوقِ علم و واہ تحقیق انیق — بس جوابِ لاجوابِ بہرِ سائل آمدہ
ہاتفے گفتا کہ ایں زین المحافل در وجود — از کرامت ہائے عبدالحقؒ کامل آمدہ
بہرِ تبریکِ مولانا سمیع الحقِ ما — بر زبانِ فانیؔ بس ایں نظمِ عاجل آمدہ

مولانا حافظ محمد ابراہیم فانی
سینئر اُستاذ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

ہدیۂ تبریک

برتصنیف وطباعت شرح شمائل ترمذی بعنوان زین المحافل
درخدمت حضرت الاستاذ شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہٗ العالی
مہتمم جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مژدہ ہے یہ جانِ فزا شرحِ شمائل آ گئی — بامسمّٰی تسمیہ زین المحافل آ گئی
منتظر جس کے رہے مدت سے عشاقِ رسولؐ — واسطے مجنوں کے لیلیٰ کی محمل آ گئی
والہانہ رنگ سے ذکرِ سراپائے نبیؐ — علمی دنیا اس پہ بے تابانہ مائل آ گئی
حرزِ جاں ہے بالیقین یہ بہرِ استاذانِ فن — بحث اور تحقیق اس میں سیر حاصل آ گئی
ایک شرح لاجواب و ایک درِّ بے بہا — ایک اکسیر عجب بہر افاضل آ گئی
ایک سوغاتِ محبت بہرِ تسکینِ قلوب — اک دوائے دردِ دل از صاحبِ دل آ گئی
چارسو پھیلی ہوئی ہے اللہ اللہ اس کی دھوم — یہ بفضل ربّ بفیضِ شیخِ کامل آ گئی
آرزو دیرینہ تیری واہ پوری ہوگئی — کشتیٔ مقصود تیری سوئے ساحل آ گئی
بزمِ روحانی بپا ہے کیف آور ہے فضا — اور ایک 'باراتِ رحمت' اس میں شامل آ گئی

نذرِ مولانا سمیع الحق دلی جذبات یہ
صورتِ تبریک فانیؔ نظم عاجل آ گئی